بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب وباللہ التوفیق:

آپ کا سوال طریقۂ ذبح سے متعلق ہے، طریقۂ ذبح میں ایک ضروری بات یہ ہے کہ جانور کو ذبح کرتے وقت اس میں زندگی باقی ہو، اور اگر اس وقت اس کا زندہ رہنا متیقن نہ ہو، مشکوک ہو، تو ضروری ہے کہ ذبح کرتے وقت دو علامتوں میں سے ایک علامت ظاہر ہو، یا تو ذبح کرتے وقت جانور میں حرکت پیدا ہو، یا بہتا ہوا خون نکلے:

> **ذبح شاة أو بقرة فتحركت بعد الذبح، وخرج منها دم مسفوح حلت؛ لأنه وجدت علامة الحياة، وإن خرج منها دم مسفوح، ولم تتحرك أو تحركت ولم يخرج منها دم مسفوح فكذالك الجواب؛ لأن علامة الحياة أحد هٰذين الأمرين، وإن لم تتحرك ولا خرج منها دم مسفوح لم تؤكل، وهذا إذا لم يعلم بحياتها وقت الذبح، أما إذا علم حل وإن لم يتحرك ولم يخرج منه الدم (فتاوىٰ تاتارخانيه ۱۷/۳۹۴، كتاب الذبائح، فصل: ۲، ذكاة الذبح)**

اس اصول کی روشنی مین اگر گیس کی وجہ سے بے ہوش ہونے والے جانور کا زندہ رہنا متیقن ہو، یا ان میں سے کوئی علامت ظاہر ہو جائے تو وہ حلال ہوگا، رہ گئی یہ بات کہ کیا بے ہوش کرنے کا یہ طریقہ درست ہے؟ تو بہتر صورت تو وہی ہے، جو شریعت نے مقرر کی ہے، اور جو متوارث عمل ہے کہ زندہ جانور کو بے ہوش کئے بغیر چھرے سے ذبح کیا جائے؛ لیکن اگر کسی وجہ سے اس پر عمل نہ ہو سکے تو وہ صورت بھی درست ہوگی، جو آپ نے لکھی ہے؛ بشرطیکہ اس بات کا پورا اہتمام ہو جائے کہ مرنے سے پہلے پہلے جانور کو ذبح کر لیا جائے، اور اس طریقہ میں جانور کو زیادہ تکلیف نہ پہونچے، اگر ہوش وحواس کی حالت میں ذبح کرنے کے مقابلہ اس میں زیادہ تکلیف پہنچتی ہو تو یہ صورت مکروہ ہے، اور اس سے کم تکلیف پہنچتی ہو تو مباح ہے؛ کیوں کہ ذبح کئے جانے والے جانور کو کم سے کم تکلیف پہنچانا مطلوب ہے، اس سلسلہ میں حدیث بھی موجود ہے، اور فقہاء نے بھی اس نقطۂ نظر سے بہت سے مسائل ذکر کئے ہیں۔ واللہ اعلم

۲۴/رجب المرجب ۱۴۳۸ھ

۲۲/اپریل ۲۰۱۷ء　　　　خالد سیف اللہ رحمانی